محبت ایک بیانیہ مقبول عام ناول کے تناظر میں

راضیہ بتول جعفری، پی۔ایچ۔ڈی اسکالر بہاءالدین زکریایونیورسٹی، ملتان
ڈاکٹر عقیلہ جاوید، پروفیسر شعبہ اردو بہاءالدین زکریایونیورسٹی، ملتان

ABSTRACT:

'Love at any cost' is the narrative upon which the edifice of the contemporary novel is constructed. Be it either romantic, social, historical or espionage in nature, theme of love is an integral component of all kinds of writing. There is no doubt that some worthy men of letters have expounded theme of love as a highly esteemed moral value. But in contemporary popular fiction, this depiction of love has created an allusion of false hopes and day dreaming in the minds of the readers. The present day novelists like Zafar Umar, A. R. Khatoon, Bushra Rehman, Razia Butt, Abdul Haleem Sharar, Naseem Hijazi, M. Aslam, M. A. Rahat, Muhayyudin Nawab, Umera Ahmad, Riffat Siraaj and Namra Ahmad have presented theme of love in a typical way devoid of any creativity. If their concept of love is perused critically, a monotonous frame of construction appears to be followed by all writers. From the beginning of falling in love to the end of getting married, vanquishing all the obstacles in the way, love is always presented triumphant at the denouement. This sort of narrative has misdirected the expectations of the ordinary readers of middle class having an average intellect and education. Thus, the sociologist, who are examining the reasons for the increase in the elopement cases at an early age should also consider this narrative of celebrated genre as a major factor behind the deterioration of our domesticity .

Key words: Narrative of love, Relationship, Allusion, False hopes, Moral values.

محبت ایک بنیادی انسانی جذبہ ہے۔ چاہنے اور چاہے جانے کی خواہش ہر دور اور ہر خطے کے انسان کی فطری تمنا رہی ہے۔ اس ایک جذبے کے بے شمار رنگ اور بے پناہ روپ ہیں۔ کہیں یہ لافانی اور گہری ہے، کہیں افلاطونی، کبھی عارضی ہے کبھی دائمی، اس کے ہر رنگ میں بامعنی رشتوں کو پروان چڑھانے، دلوں کو جوڑنے، توڑنے، زندگی کے اہم اسباق سکھانے اور ہمیشہ کے لئے انسانی زندگی کو بدلنے کی قوت پائی جاتی ہے۔ اسی خصوصیت کی بدولت محبت ادب کا موضوع قرار پاتی ہے۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ محبت کا بہترین اظہار زندگی کے توسط سے پایا ہی ادب میں جاتا ہے۔ محبت وہ موضوع ہے جس سے پڑھنے والے سب سے زیادہ لطف اندوز ہوتے ہیں۔ یہی سبب ہے کہ لوک داستان محبت کے گرد گھومے تو کردار امر ہو جاتے ہیں، اساطیر کا حصہ ہو تو اس کی کہانیاں تاریخ سے بلند ہو جاتی ہیں۔ حقیقت میں ہو تو زندگی پر ان مٹ نقوش مرتب کرتی ہے اور ادب میں ہو تو وہ سند قبولیت پاتا ہے۔ اگرچہ ادب عالیہ اور مقبول عام ادب ہر دو میں جذبہ محبت کی مختلف رنگوں کی عکاسی کی گئی ہے لیکن ہمارا موضوع خصوصیت کے ساتھ مقبول عام ناول میں محبت کی پیش کردہ صورتیں اور ان کے عوامی زندگی پر پڑنے والے اثرات ہیں۔ اس موضوع کا تجزیہ کرتے ہوئے ہم مقبول عام ناول کی دو کامیاب اصناف رومانوی و معاشرتی ناول اور تاریخی ناول کو پیش نظر رکھیں گے۔

مقبول عام ناول خصوصاً عوام کے لئے تحریر کئے جاتے ہیں اور روزگار کی گردش کا شکار عوام کے لئے خوشی وقتی کا ذریعہ ہیں لہٰذا ان ناولوں میں انہی موضوعات کو پیش نظر رکھا جاتا ہے جنہیں عوام کی سطح پر قبولیت اور مقبولیت حاصل ہو۔ یہاں تک کہ وہ دقیانوسی تصورات اور تعصبات جنہیں حقیقی زندگی سے تو نکال دیا گیا ہے مقبول عام ناول کی زیریں سطح پر اب بھی موجود ہیں کیونکہ عملاً ان سے خود چھٹکارا پالینے والے عوام بھی روایت اور ثقافتی مظہر کے طور پر انہیں ادب میں زندہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ فطرتاً عوام ثقافتی اور روایتی مظاہر کا پرچار کرنے میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔ اسی لئے خواص کی نسبت رسوم و رواج کی پیروی عوام کے ہاں زیادہ دیکھنے میں آتی ہے۔ جذبات کے شدید مظاہرے بھی خواص سے زیادہ عوام کے ہاں دکھائی دیتے ہیں۔ اگرچہ جذبے کا تعلق فطرت سے ہوتا ہے لیکن انسانی فطرت کو عوام و خواص کے زمروں میں تقسیم کرنا اس لئے عین ممکن ہے کہ فطرت کی تشکیل میں ماحول ایک کارآمد عنصر کی حیثیت رکھتا ہے۔ عوامی زندگی میں مسائل کی کثرت اور وسائل کی کمی میں جذبات دب جاتے ہیں۔ اظہار کے وسائل کی کمیابی کے باوجود جذباتی زندگی کے جواز کے طور پر جذبے کی طلب ختم نہیں ہوتی۔ زندگی کی اس کمی کو پورا کرنے کے لئے مقبول عام ناول کا قاری ان ناولوں کا سہارا لیتا ہے۔ اس کی فطرت اور جذبات ہر دو کی تسکین اس کے پسندیدہ ناولوں کے کرداروں کی بدولت ہوتی ہے۔ اسی لئے مقبول عام

ناول کا بیانیہ اور تشکیلی حقیقت عوامی فکر کی عکاس ہے۔ لہذا سماجی مطالعات کے لئے مقبول عام ناول ایک ذریعے کی حیثیت رکھتا ہے۔

اردو ادب میں مقبول عام ناول کی روایت اتنی ہی قدیم ہے جتنی کہ ادبی ناول کی روایت۔ ابتدائی دور کے ناولوں کو ادب عالیہ اور مقبول عام ادب کے اختصاص کے بغیر پڑھا جاتا رہا۔ یہاں تک کہ تجارتی کلچر نے ناول کو دو خانوں میں تقسیم کر دیا۔ جیسا کہ ''پاپولر لٹریچر کی روایت''میں مولا بخش لکھتے ہیں۔

آج کا پاپولر ادیب یا ادب جدید ذرائع ابلاغ کی پیداوار ہے۔(۱)

بیسویں صدی سے قبل ناول کی تخلیق مقصدیت کے زیر اثر تھی۔ سماج سدھار کے نظریے نے ناول کو تفہیم کا جو زاویہ عطا کیا تھا اس میں تفریح کا عنصر معمولی تھا۔ اشتہاری تقاضے مفقود تھے۔ ماس کلچر اور تفریح کے اضافے نے عوامی ادب کو اشرافیائی احساس میں رچے ہوئے ادب سے الگ کر دیا تو عوامی تہذیب اور طرز فکر کے رنگ عوام میں مقبول ادب کے ذریعے نمایاں ہوئے۔ مقبول عام ناول کو عوامی زندگی کے اظہار کا ماڈل قرار دینے کا مطلب ہے کہ عوامی زندگی کی سچائی کو ناول کے بیانیے اور تشکیلی حقیقت میں تلاش کرنا ہوگا تاکہ اندازہ لگایا جا سکے کہ جو مقبول ہوا اس کا سیاق کیا ہے اور عوامی حسیت کیا رنگ و آہنگ رکھتی ہے۔

عوام سے پسندیدگی کی سند پانے والے ناولوں میں مشترک نکتہ ''محبت'' ہے۔ 'محبت' کا بیانیہ مقبول عام ناول کی تقریباً ہر صنف میں بروئے کار لایا گیا ہے۔ یہاں تک کہ جرم و سزا اور جاسوسی ناولوں میں بھی کبھی بالائی اور کبھی زیریں سطح پر محبت کو موضوع بنایا گیا ہے۔ اس کے بیانیے کی ترسیل کے کچھ پہلو تمام اصناف میں مشترک ہیں۔ محبت کو مقبول عام ناول میں بطور عمل پیش کیا گیا ہے۔ واقعات، کردار، نظریات اور اقدار محبت کے زیر اثر معنویت پاتے ہیں۔ مقبول عام ناول جس محبت کا خاکہ کھینچا گیا ہے وہ ثقافت اساس ہے بالفاظ دیگر اس سے وابستہ رواج ثقافت سے اخذ کئے گئے ہیں۔ ان ناولوں میں بیان کی جانے والی محبت سماجی بنیاد رکھتی اور اخلاقی اقدار کا تحفظ ممکن بناتی ہے۔ یہ محبت ہی ہے جو مقبول عام ناولوں کے کرداروں کو شناخت عطا کرتی، ان کی سماجی و نفسیاتی شخصیت کا اظہار کرتی، ان کے طرز زندگی کو معنی اور قدر فراہم کرتی ہے۔ رومانوی و معاشرتی ناولوں میں محبت کے تھیم کو شادی کے ساتھ جوڑا جاتا ہے۔ جائز محبت وہی ہے جس کا انجام شادی ہو۔ ناولوں میں محبت کے سفر کا آغاز چاہے جانے کی تمنا اور پالینے کی خواہش سے ہوتا ہے۔ حصول خواہش کے راستے میں حائل

تمام کٹھنائیوں کو عزم کی بدولت سر کیا جاتا ہے، آخر کار یہ سفر قربت پر اختتام پذیر ہوتا ہے۔ محبت کرنے والے اپنے رشتے کو مضبوط بنانے اور ایک دوسرے کا قرب شادی کی غرض سے حاصل کرنے کے لئے درپیش خطرات کا مقابلہ کرتے ہیں۔ وہ انجام تک پہنچنے کے لئے راہ میں حائل سماجی رکاوٹوں کا سامنا کرتے ہیں۔ کبھی یہ دشواریاں فریقین کی اپنی اخلاقی کمزوریوں کا نتیجہ بھی ہوتی ہیں۔ محبت کو پالینے کے لئے کردار شخصی خامیوں پر قابو پاتے ہیں۔ جو بنیادی نکتہ محبت کو موضوع بنانے والے ہر ناول میں موجود رہتا ہے، وہ یہی ہے کہ فاتح کہلانے کے لئے اپنی اخلاقی کمزوریوں اور شخصی خامیوں پر قابو پانا ضروری ہے۔ خواہشات کے ایثار اور انا کی قربانی کے مراحل سے گزرے بغیر فریقین مراد نہیں پا سکتے۔

رومانوی و معاشرتی ناول موقف رکھتے ہیں کہ جس طرح انسان روٹی، کپڑے اور غذا کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا اسی طرح محبت کے بنا خوشگوار زندگی کا تصور محال ہے۔ محبت کے جذبے کی بیداری انسان ہونے کی دلیل ہے۔ ان تمام ناولوں میں محبت کے سفر کے لئے ایک طے شدہ فارمولا اپنایا جاتا ہے۔ محبت کی ابتدا سے لے کر بار آور ہونے تک اسے کچھ مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔ اس کا پہلا مرحلہ ''تعلق'' ہے۔ دو فریقین میں سے ایک کو جب محبت میں مبتلا ہونے کا احساس ہوتا ہے تو وہ دوسرے کردار کی طرف سے قربت کا طالب ہوتا ہے۔ اس کی خواہش ہوتی ہے کہ جو لطیف جذبہ اس کے دل میں بیدار ہوا ہے دوسرا بھی اس کی شدت وحدت کو محسوس کرے۔ منزل کو پانے، تعلق کو منوانے اور دوسرے فریق کو قربت کا احساس دلانے کے لئے بھی محبت میں مبتلا کردار کو پہلے خود اپنی ذات سے لڑنا اور خود کو سمجھانا پڑتا ہے پھر دوسرے فریق کی باری آتی ہے۔ محبت کی تقریباً ہر کہانی کا آغاز ایک فریق کے جذبے سے انجان ہونے یا پھر دونوں فریقین کے درمیان معلوم نفرت سے ہوتا ہے۔ دونوں فریقین کے محبت کی جنون میں مبتلا ہونے اور اقرار محبت سے پہلے انجان پن یا نفرت کو قربانی کے راستے پر چلنا پڑتا ہے۔ قربانی کی نوعیت سماجی بھی ہو سکتی ہے، ذاتی بھی اور اخلاقی بھی۔ یہی قربانی وہ نکتہ ہے جس کی بدولت قاری اور ناول کے کرداروں کے درمیان رشتہ استوار ہو جاتا ہے۔ محبت کو بطور مرکزی یا ذیلی موضوع قرار دینے والے ہر ناول میں اس نکتے کو بطور ہتھیار استعمال کیا جاتا ہے یعنی کامیاب ناول وہ سمجھا جائے گا جو قارئین کو اس حد تک متاثر کرے کہ وہ کرداروں کے انجام میں نا صرف محبت کا ملاپ دیکھنے کے خواہش مند ہوں بلکہ انہی گداز جذبات کو اپنے دل میں بیدار پائیں اور کرداروں کی محبت میں اپنی محبت تلاش کریں۔

محبت کا دوسرا مرحلہ تعلق کی مثلث کا پایا جانا ہے۔ محبت کرنے والے دونوں فریقین کے درمیان کوئی تیسرا بھی موجود ہوتا ہے۔ جو فرد بھی ہو سکتا ہے اور سماج بھی۔ اس تیسرے کو ناول کا لکھاری محبت میں مبتلا کرداروں کے حریف کے

طور پر پیش کرتا ہے۔ناول کے لکھاری پر منحصر ہے کہ اسے مخالف سازشی قوت بنا دے یا اخلاقی و سماج سدھار طاقت بنا کر روبرو رکھ دے۔ محبت کو موضوع بنانے والے مقبول عام ناولوں کے تمام کرداروں کو بآسانی دو گروہوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔۔پہلا گروہ اپنے اعمال وافعال سے محبت کرنے والوں کی دانستہ یا نادانستہ مدد کرتا ہے، دوسرا گروپ ان کرداروں پر مشتمل ہوتا ہے جو محبت کرنے والوں کے راستے میں رکاوٹیں ڈالنے اور منزل مراد حاصل کرنے کے راستے میں روڑے اٹکانے کی پوری کوشش کرتا ہے۔انہی دونوں گروہوں کے درمیان پائی جانے والی کشمکش ناول میں تجسس بیدار کرتی ہے ۔کرداروں کے ساتھ ساتھ دیگر موافق و مخالف قوتیں بھی سرگرم عمل ہوتی ہیں۔جو سماجی قوانین، مذہبی عقائد، ثقافتی اقدار اور خود کرداروں کی اپنی عادات بھی ہو سکتی ہیں۔کشمکش کو اثر انگیز بنانے کی غرض سے ناول کا لکھاری محبت کے فریقین کو مختلف نقطہ ہائے نظر یا مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والا دکھاتے ہیں۔ان کے درمیان اگر کوئی اشتراک پایا جاتا ہے تو وہ صرف محبت ہے۔

محبت کا اگلا مرحلہ ان رازوں کا سمجھنا ہے جو محبت کو موضوع بنانے والے ہر ناول کا خاصا ہیں۔ابتدائی مرحلے پر خود محبت راز ہوتی ہے۔یہ راز کسی ایک کردار کا بھی ہو سکتا ہے اور محبت میں مبتلا دو کرداروں کا بھی۔راز کا تعلق صرف محبت کے جذبے سے ہی نہیں ہوتا بلکہ کردار ایک دوسرے سے اپنے ماضی کے کسی عمل، کسی گناہ یا زندگی پر اثر چھوڑ جانے والے واقعے کو بھی راز رکھ سکتے ہیں۔محبت کے موضوع پر تحریر کئے جانے والے ہر ناول میں ایسے انکشافات، اعمال اور فیصلے ضرور ہوتے ہیں جو کرداروں اور قارئین کی توقعات کے عین مطابق ہوں۔یہ محبت میں مبتلا کرداروں کے ایک دوسرے کی پروا ،اظہار جذبات اور ایثار و قربانی پر مشتمل ہو سکتے ہیں۔ناولوں کا اختتام محبت کے ملاپ کی خوشی پر بھی ہو سکتا ہے اور جدائی کے المناک انجام پر بھی۔اردو کے مقبول عام ناولوں میں محبت کے سفر کے المناک انجام کو کم ہی برتا گیا ہے۔ عموما اختتام خوشگوار ہوتا ہے تاکہ قارئین ناول اور ناول کے لکھاری ہر دو سے مطمئن رہیں۔

محبت کے بیانیے کا یہ فارمولا عبدالحلیم شرر، نسیم حجازی، ایم اسلم، ظفر عمر، ایم اے راحت، محی الدین نواب، سے لے کر اے۔آر خاتون، زبیدہ خاتون، رضیہ بٹ، بشریٰ رحمن، حمیدہ جبین، سلمیٰ کنول، عفت موہانی، نگہت عبداللہ، رفعت سراج، نمرہ احمد اور عمیرہ احمد تک پوری آب و تاب کے ساتھ برقرار ہے۔رومانوی ناول کا موضوع تو ہوتا ہی رومان ہے ۔معاشرتی ناولوں کے زیر عنوان جو ناول منظر عام پر آئے ان میں بظاہر دعوی کیا گیا کہ ان کا مرکزی موضوع تہذیب اور سماجی اقدار ہیں، درحقیقت ان تمام ناولوں کا خمیر بھی محبت کے بیانیے سے اٹھایا گیا ہے۔تاریخی ناول لکھنے کا سبب عظمت رفتہ کی یاد

دلانا اور مسلم امت کے دلوں کو گرمانا ہے لیکن اس کے ساتھ ناول نگار اس حقیقت سے بھی آشنا ہے کہ محبت کی آنچ کے بغیر قصہ رزم میں گرمی پیدا نہیں کی جاسکتی۔اسی لئے کوئی تاریخی ناول محبت کے بیانیے کے بنا منظر عام پر نہیں آیا۔

جن خواتین نے مقبول عام ناول تحریر کرنے کے ضمن میں شہرت حاصل کی ان میں سے ایک اہم نام اے۔آر خاتون کا ہے ۔اے آر خاتون جن کا اصل نام امت الرحمن ہے (۱۹۰۰ء۔۱۹۶۵ء) نے لکھنے کا آغاز ۱۹۲۹ء میں شمع نامی ناول سے کیا۔ بعد ازاں تصویر، افشاں، فاکہہ، رمانہ منظر عام پر آئے۔ان کے ناولوں کا مرکزی موضوع محبت ہے۔ ناول 'شمع' میں شمع کا دل منصور کے نام پر ڈھڑکتا ہے۔ وہ منصور سے محض منگنی ہی کے بندھن میں بندھی ہوئی نہیں ہے بلکہ منصور کی محبت اس کا سرمایہ حیات ہے۔ منصور کی شادی کی خبر اس پر بجلی بن کر گرتی ہے۔اس کے سوتیلا چچازاد جائیداد پر دھوکے سے جائیداد پر قبضہ کرنے کی خاطر اس کا نکاح کروانے کے لئے سازشوں کے جال بنتا ہے۔ وہ ناکام ہوتا ہے منصور اور شمع کے درمیان دوریاں مٹتی ہیں، غلط فہمیاں ختم ہوتی ہیں۔ دونوں کی شادی پر ناول اختتام پذیر ہوتا ہے۔ ناول 'افشاں' افشاں اور فرح کی محبت کے سفر کی داستان ہے۔افشاں کو غیر خاندانی ماں کی بیٹی ہونے کے سبب وہ مقام و مرتبہ حاصل نہیں جو اس کی چچازاد ،تایازاد اور پھپھی زاد بہنوں کا مقدر ہے۔ کٹھنائیوں بھرے طویل راستے سے گزر کر وہ فرح کے ساتھ شادی کے بندھن میں بندھتی ہے۔افشاں کو خاندان میں باعزت مقام دلانے تک فرح اس شادی کو ظاہر نہیں کرتا یہاں تک کہ ایک لڑکے کے والدین بن جانے کے بعد افشاں کو فرح کی بیوی کی حیثیت سے خاندان میں متعارف کروایا جاتا ہے۔

ناول 'تصویر میں' رعنا اور نجمی کی شادی نہایت کم عمری میں ہو جاتی ہے۔ تقدیر ان کے درمیان دوریاں پیدا کر دیتی ہے۔ محبت کی طاقت انہیں ایک دوسرے سے ملوانے میں اپنے حصے کا کردار ادا کرتی ہے تو ناول کا اختتام ان کے ملاپ پر ہوتا ہے۔اے آر خاتون کے تمام ناولوں کا مرکزی بیانیہ محبت ہے۔آغاز سے انجام تک محبت کا اخلاص مرکزی کرداروں کے ہم رکاب رہتا ہے۔ وہ خندہ پیشانی اور حوصلے کے ساتھ مشکلات کو برداشت کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ منزل مقصود کو حاصل کر لیتے ہیں۔ رمانہ، سات خیلائیں، ساڑھے تین یار، شہزادی ماہ رخ، گل بانو، ہالہ، ثمر اور سحر محبت کے جس بیانیے کو پیش کرتے ہیں وہ عوامی فکر اور ثقافتی اقدار کا عکاس ہے۔ان کے ہاں محبت ایک ایسے خاموش جذبے کا نام ہے جو دل کے اندر پنپتا ہے، آنکھوں سے جھلکتا ہے لیکن زبان پر اظہار کی صورت کم ہی آتا ہے۔ محبت کے راستے میں حائل ظالم سماج کے وار تقدیر سہتی ہے اور انجام شادی کے ذریعے ملاپ کی صورت میں ہوتا ہے۔ان کے مکالمے بیباکانہ نہیں۔ انہوں نے تہذیب کے پردے میں ملفوف سماج کی محبت کی داستانوں کو رقم کیا۔ باالفاظ دیگر برصغیر کی مسلم معاشرت میں کی جانے والی محبت کی

جھلک کا عکس ان کے ناولوں میں جھلکتا ہے۔ ایک ہی تھیم اور یکساں بیانیے کے باوجود اے آر خاتون کے ناولوں کو عوام سے بے حد پذیرائی ملی اور بعد میں ان ناولوں پر بننے والے ٹی وی ڈراموں کو بھی نہایت مقبولیت حاصل ہوئی۔ یہ شہرت مظہر ہے کہ ان کے ہاں بیان کردہ تصور محبت عوامی اذہان کا نمائندہ ہے۔

رضیہ بٹ نے ناول ناہید سے مقبولیت کے سفر کا آغاز کیا۔ ان کے ۵۰ کے قریب ناول منظر عام پر آئے۔ بینا، بانو، چاہت، نائلہ، فاصلے،، ناجیہ، میں کون ہوں، نورین، روپ، سبین، صائقہ، اماں، زندگی مہرو، ریشم، چاہتیں کیسی، زندگی، آئینہ، ریطہ، عاشی، سارا، وحشی، مسرتوں کا شہر اور معاملے دل کے ان کے نمایاں ناول ہیں۔ ان کے ناولوں کا مرکزی موضوع محبت ہے۔ محبت کے دونوں پہلو ان کے ناولوں کا موضوع رہے ہیں۔ یعنی رسائی اور نارسائی۔ جن ناولوں میں مرکزی کرداروں نے محبت کے سفر میں اعلی حسب نسب، عزت مآب خاندان اور دولت کو جیسی رکاوٹوں کو عبور کر کے ایک دوسرے کو اپنا لیا وہ شادی کے خوشگوار انجام تک پہنچے۔ دوسری سطح کے ناول وہ ہیں جن کو خود رضیہ رحمان نے المیہ ناولوں کا نام دیا، وہ ہیں جن کے مرکزی کرداروں کی محبت شادی کی منزل سے ہمکنار نہ ہو سکی کہیں کم مرتبہ خاندان، کبھی کوئی دوست نما دشمن، کبھی خونی رشتوں کا جان لیوا استحقاق اور کہیں خود مرکزی کرداروں کی مادیت پرستی یا بزدلی، ظالم سماج بن کر محبت کی راہ میں حائل ہوئی تو انجام ایک کردار کی موت اور دوسرے کی دیوانگی پر ہوا۔ انہوں نے محبت کے جس بیانیے کو پیش نظر رکھا اس میں مرد اختیار کا نمائندہ اور عورت سپردگی کا عکس ہے۔ جذباتی مکالمے ان کے ناولوں کی نمایاں خصوصیت ہے۔ جس کی بدولت وہ کچی عمر کی خواب بنتی لڑکیوں کا آئیڈیل قرار پاتی ہیں۔

> وہ اپنی پوری برق سامانیوں کے ساتھ، اپنی دل فریب رعنائیوں کے ساتھ ان کی نظروں کے سامنے آئی۔ وہ برق بن کر ان کے خرمن صبر وقرار پر گری۔ وہ قندیل بن کر ان کی آتش شوق سے لپٹی۔ وہ سرور بن کر ان کی ساری ہستی پر چھا گئی۔ وہ نشہ بن کر ان کی رگ رگ میں سرایت کر گئی۔ ظفر اسے دیکھ کر ہوش میں بھی بے ہوش رہنے لگے۔ (۲)

محبت کا بیانیہ ناول کی مقبولیت کا ایک اہم سبب ہے اس کی دلیل وہ تاریخی ناول ہیں جو تاریخ کو محفوظ رکھنے، عوام میں تاریخی شعور اجاگر کرنے اور عظمت رفتہ کی یاد دلا کر حال و مستقبل کو سنورنے کی غرض سے تحریر کئے گئے لیکن ہر دل عزیزی و مقبولیت کے لئے محبت کے بیانیے کو ناول کا حصہ بنایا گیا۔ عبدالحلیم شرر نے اردو میں تاریخی ناول لکھنے کی ابتدا کی۔

ملک العزیز ورجنا، ایام عرب، منصور موہنا، فتح اندلس، فلورا فلورنڈا اور فردوس بریں ان کے مشہور ناول ہیں۔ان کے تحریر کردہ تاریخی ناولوں کی تعداد ۲۸ ہے۔ان تمام ناولوں میں رنگینی محبت کے بیانیے نے پیدا کی ہے۔ہر محبت کا انجام شادی ہے ۔یہاں تک کہ اگر ہیروئین غیر مسلم ہے تو ناول نگار اسے مشرف بااسلام کروا کر اسے ہیرو سے شادی کے لائق بنا دیتا ہے ۔ملک العزیز کی محبت میں مبتلا ہو کر شاہ رچرڈ کی بھانجی ورجنا کا قبول اسلام اور پھر شادی، اسی طرح ناول 'حسن انجلینا' میں شہزادی انجلینا کا حسن کی محبت میں مبتلا ہو کر اسلام قبول کرنا، ناول 'فلورا فلورنڈا' میں فلورا کا قبول اسلام جذبہ ایمانی سے زیادہ محبت کے فیوض و برکات ہیں۔

تاریخی ناول نگاری کے ضمن میں دوسرا اہم نام نسیم حجازی کا ہے۔ان کے تاریخی ناولوں کی بنت میں محبت کے بیانیے سے بھرپور کام لیا گیا ہے۔داستان مجاہد، خاک وخون، یوسف بن تاشقین، آخری چٹان، کلیسا اور آگ، اور تلوار ٹوٹ گئی ، قافلہء حجاز، قیصر وکسری کون سا ناول ایسا ہے جس میں محبت ایک لازم بیانیے کی حیثیت سے ناول کے منظر نامے کا حصہ نہیں ؟ان کے ناولوں میں محبت کلیدی موضوع تو نہیں ہوتی لیکن محبت کی ایک سے زیادہ داستانیں ناول کے منظر نامے کا حصہ ہوتی ہیں۔ناول— ''شاہین'' میں سرحدی عقاب کے نام سے موسوم مرکزی کردار بدر بن مغیرہ ربیعہ سے محبت کرتا ہے جبکہ اس کا دیرینہ ساتھی بشیر بن حسن انجیلا کی محبت میں مبتلا ہے جو عیسائی ماں اور مسلمان لیکن منافق باپ کی عیسائی بیٹی ہے۔وہ اپنے محبوب کی خاطر اسلام قبول کر لیتی ہے۔طویل انتظار کے بعد آخر کار دونوں جوڑے شادی کے بندھن میں بندھ کر ذات کی تکمیل پا لیتے ہیں۔''آخری معرکہ'' کا رنبیر، نرملا سے اور رام ناتھ روپ وتی سے محبت کرتا ہے۔جب وہ اپنے مذہب کے غیر مساویانہ اصولوں سے باغی ہو کر اسلام قبول کرتے ہیں تو رنبیر (یوسف) کی نرملا (سعیدہ) سے اور رام ناتھ (عثمان) کی روپ وتی (طاہرہ) سے شادی ہو جاتی ہے۔ناول ''محمد بن قاسم''میں محبت کی تین داستانیں مرکزی موضوع کی ہم رکاب رہتی ہیں۔زبیدہ و محمد بن قاسم، ناہید و زبیر اور زہرا و خالد کے دل ایک دوسرے کی خاطر دھڑکتے ہیں۔بالآخر یہ محبتیں شادی کے انجام تک پہنچتی ہیں۔کنول اور سکھدیو کی محبت سے ناول 'انسان اور دیوتا' کا آغاز ہوتا ہے اور دوسری نسل رندھیر اور شانتا، مادھو اور موہنی کی محبت کی تکمیل یعنی شادی پر ناول اپنے انجام کو پہنچتا ہے۔ناول 'یوسف بن تاشقین' میں سکینہ وعبدالمنعم اور پھر ان کے بیٹوں سعد واحمد کی محبت کو ذیلی موضوع بنایا گیا ہے۔احمد طاہرہ کو اور سعد میمونہ کا اپنانا چاہتے ہیں اور شادی ان کی خوابوں کو تعبیر دے دیتی ہے۔نسیم حجازی کے اکثر ناولوں میں جذبہء محبت پہلے عورت کے دل میں جنم لیتا ہے پھر اس کی آنچ مرد کے دل تک بھی جا پہنچتی ہے۔

یہ نوجوان ایک دن قبل ایک اجنبی کی حیثیت میں آیا تھا اور صرف ایک دن بعد طاہرہ
یہ محسوس کر رہی تھی کہ اس کے لئے وہ لوگ بھی اجنبی نہیں رہے جنھیں وہ خواب کی
حالت میں پکار رہا ہے۔ان کی خیالی تصویریں اس کے ذہن میں آرہی تھیں۔(۳)

ربیعہ نے قدرے جرات سے کام لیتے ہوئے آنکھیں اوپر اٹھائیں اور اس کے منہ سے
بے اختیار یہ لفظ نکل گئے ''میرا خواب صرف آپ کے لئے تھا۔''اس ایک فقرے
میں ربیعہ نے وہ تمام رنگین داستان بیان کر دی جو روز ازل سے حوا کی بیٹیاں
فرزندان آدم کو سناتی چلی آئی ہیں۔(۴)

مہدی، حسن سوگوار، عروس غربت، معرکہ احد، فتح مکہ، صبح احد معاصرہ یثرب، جوئے خون، پاسبان حرم، شمشیر ستم، بنت حرم اور فتنہ ء تاتار جیسے تاریخی ناولوں کے خالق ایم اسلم بھی محبت کے بیانیے کی قوت سے انکار نہ کر سکے ۔محبت کی داستان ان کے تاریخی ناولوں کے ایک لازمی جزو کی حیثیت رکھتی ہے۔ان کے ہیرو تاریخی سے زیادہ رومانوی ناولوں کے ہیرو معلوم ہوتے ہیں۔

اس کی محبوبہ اس کی آغوش میں تھی۔اس کا خوبصورت سر اس کے سینے پر تھا۔اس کا
ہاتھ اس کی کمر میں تھا۔(۵)

قادسیہ کے میدان میں جنگ کے لئے آمادہ لشکر کے ہر اول دستے کے ایک جانباز سپاہی سے اس کا ایک ساتھی خاموشی کا سبب دریافت کرتا ہے تو وہ اعتراف کرتا ہے کہ محبوبہ کی یاد اسے اداس رکھتی ہے۔

''تو گویا تم اپنی محبوبہ کے لئے اداس رہتے ہو۔''
''ہاں بھئی، اپنی محبوبہ کے لئے'' ہلال بولا ''اب تم سے کیا چھپانا
بس اسی کا خیال، اسی کی یاد بھلائے سے نہیں بھولتی۔''
بہت حسین ہو گی؟ نقاب پوش نے پوچھا
''لالہ ء صحرا ہی سمجھو'' ہلال نے جواب دیا

آنکھیں بھی خوب صورت ہوں گی؟ نقاب پوش نے پھر
پوچھا۔ ''غزال کی طرح مست'' ہلال نے کہا(۶)

مقبول عام ناول کے معاصر قلم کاروں مثلاً ایم اے راحت، محی الدین نواب اور خواتین لکھاریوں عمیرہ احمد، نمرہ احمد اور رفعت سراج نے محبت کو جس تشکیلی حقیقت اور بیانیے کے زیر اثر برتا، وہ نوجوانوں میں جھوٹی امیدوں اور خوابوں کا التباس پیدا کر رہا ہے۔ محبت کو سب سے بڑی حقیقت قرار دے کر اس کی خاطر سب کچھ قربان دینے کی ترغیب نے نوجوانوں کو زندگی کے اصل مقاصد سے بھٹکانے میں اپنے حصے کا کردار ادا کیا۔ اوسط درجے کی ذہانت، جسے مسائل کی کثرت، نا آسودگی کی شدت اور خواب و عملی زندگی میں پائے جانے والے بعد المشرقین نے اپنا اظہار کرنے کی اجازت نہ دی ہو، مقبول عام ناول میں پائی جانے والی 'محبت۔' کی حقیقت کو جان نہیں پاتی۔

محبت کی replacement صرف cycle of میں replacement نہیں ہوتی۔ خود کو فریب دینے کے باوجود ہم جانتے ہیں کہ ہمارے وجود میں خون کی گردش کی طرح بسنے والا نام کس کا ہوتا ہے۔ ہم کبھی بھی اسے باہر نکال کر نہیں پھینک سکتے۔۔۔۔۔ ہم محبت کے بغیر نارمل زندگی گزارنے کے قابل نہیں ہو سکتے۔(۷)

تالیہ محبت سب کچھ ہے۔۔۔ اگر تم چلی جاتیں تو میرے پاس کچھ نہ بچتا۔(۸)

ایم اے راحت، محی الدین نواب، اظہار اثر اور اسی قبیل کے دوسرے لکھاریوں نے محبت کے جذبات و احساسات کے بیان میں قدرے بیباکی سے کام لیا شاید اس کا سبب یہ ہو کہ ان کے پیش نظر مرد قارئین تھے۔ انہوں نے ناولوں میں دلچسپی برقرار رکھنے کے لئے رومان کو ایڈونچر کے پس منظر کے طور پیش کیا۔ مہماتی اور جرم و سزا کے موضوع پر مشتمل ناولوں میں محبت کو بطور ہتھیار اور مرد کی تکمیل کی علامت کے طور پر ظاہر کیا گیا ہے۔ یہ نکتہ اس بات کا مظہر ہے کہ محبت کے بنا ایڈونچر بھی قبول نہیں۔ عمیرہ احمد اور نمرہ احمد نے رومانوی ناولوں میں مذہبی نقطہ نظر کو رواج دیا۔ انہوں نے اللہ کی خاطر رشتے نبھانے اور پاک محبت کا نظریہ پیش کیا۔ ان کا بیانیہ یہ ٹھہرا کہ جو لوگ سچے مسلمان ہیں انہیں اپنے جیسے نیک محبوب جو ذہانت، دولت، مرتبے، کردار کسی لحاظ سے کم نہ ہوں میسر آتے ہیں۔

ہم عصر مقبول عام ناول میں بیان کئے جانے والے تصور محبت کے عناصر کا جائزہ سوال پیدا کرتا ہے کہ حقیقی سماج اور ناول کی تشکیلی حقیقت و بیانیے کے درمیان فرق کا سبب محض خوش وقتی اور فرار کی ضرورت ہے یا یہ جھوٹی توقعات کو بڑھاوا دینا ہے؟ خواہشات کے سبز باغ پر فریب سیاسی وعدوں کی طرح ناآسودگی میں اضافہ کرتے ہیں۔ عوامی زندگی میں بڑھتے ہوئے انتشار کے اسباب جتنے معاشی واقتصادی بدحالی میں پوشیدہ ہیں وہاں مقبول عام ناول کے بیانیے، تشکیلی حقیقت اور معاشرے کے طرز حیات میں پائے جانے والے فرق پر بھی منحصر ہیں۔ مطالعے کی بدولت بیدار ہونے والا تخیل تذبذب کا شکار ہو کر قارئین کے رویوں، اعمال، کردار اور افکار پر گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔ جن کا ادراک خود قاری کے لئے آسان نہیں۔ مقبول عام ناول میں محبت کو بطور عمل پیش کیا گیا ہے اور عمل میں مثبت یا منفی قوت بیدار کرنے کی صلاحیت پائی جاتی ہے۔ کم عمری میں محبت کے نام پر گھر چھوڑ دینے کے واقعات میں ہوش ربا اضافہ اس دعوی کی دلیل ہے۔ چنانچہ ضروری ہے کہ سماجی مطالعات کے ماہرین مقبول عام ناول کے بیانیے کے عوامی اذہان پر اثرات کا تحقیقی جائزہ لیں تاکہ حقائق منظر عام پر آسکیں۔

حوالہ جات

۱۔ مولا بخش، پاپولر لٹریچر کی روایت مشمولہ اردو میں پاپولر لٹریچر روایت اور اہمیت، مرتبین: ارتضی کریم، اظہار عثمانی، دہلی: اردو اکادمی، ۲۰۱۵ء، ص: ۱۷

۲۔ رضیہ بٹ، نائلہ، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۹ء، ص: ۱۴۱

۳۔ نسیم حجازی، یوسف بن تاشفین، لاہور: جہانگیر بکس، سن ندارد، ص: ۲۸۸

۴۔ نسیم حجازی، شاہین، پی ڈی ایف بکس، ص: ۱۱۷

۵۔ ایم اسلم، جوئے خون یا حسینہ شام، لاہور: دار البلاغ، ۱۹۵۴ء، ص: ۲۴۹

۶۔ ایم اسلم، پاسبان حرم، دہلی: مکتبہ عالیہ چتلی قبر، سن ندارد، ص: ۲۲۸

۷۔ عمیرہ احمد، امر بیل، پی ڈی ایف بکس، ص: ۷۴۶

۸۔ نمرہ احمد، حالم، پی ڈی ایف بکس، ص: ۱۹۶۱